بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام اور عصری ایجادات

ہوائی جہاز اوراس کی مختلف انواع کا بیان

ان ہی واقعات میں سے ہے کہ جنہیں حضور (ﷺ) کے فرمان کے مطابق پاتے ہیں۔ بلندی میں پرواز کرنا ہے' مسافر بردار ہوائی جہاز جو سوسوافراد کو مع ان کے ضروری سامان اور کھانے پینے کی اشیاء کے اٹھاتے ہیں اور بمبار لڑاکا جہاز' جو شہروں اور آبدیوں کو بڑے بھاری بھاری بموں کے ذریعہ ویران کردیتے ہیں۔ ان دونوں کے بارے میں حضور (ﷺ) نے اشارہ فرمایا ہے۔

مسافر بردار ہوائی جہاز تو اسی حدیث میں داخل ہیں جس میں رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ قیامت آنے سے قبل زمانہ اور بازار ایک دوسرے سے قریب ہوجائیں گے اور زمین سکڑ جائے گی' علاوہ ازیں وہ تمام احادیث جن میں موٹروں اور بسوں وغیرہ کی طرف اشارہ ہے اس پر دلالت کرتی ہیں بلکہ ہوائی جہاز پر اس کا اطلاق بدرجہ اولیٰ ہوتا ہے اس لئے یہ تو زمین کو طے کرنے میں اور زمانہ کو قریب کرنے میں بہت زیادہ تیز ہے گزشتہ زمانوں میں جو سفر ایک سال میں طے ہوتا تھا اس میں اب ایک دن لگتا ہے پہلے حجاج مراکش سے حجاز ایک سال میں پہنچتے تھے۔ آج وہ ہوائی جہازوں کی بدولت ایک دن سے کم وقت میں پہنچ جاتے ہیں۔ اسی طرح ہوائی جہاز ان احادیث میں بھی داخل ہیں جو دجال کے بارے میں ہیں کہ وہ تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں تمام روئے زمین کا چکر لگائے گا اور تمام شہروں میں گھومے گا اس عرصہ میں روئے زمین کا طواف اسی صورت میں ممکن ہے کہ کبھی وہ موٹروں میں سفر کرے اور کبھی وہ ہوائی جہاز میں۔

پیچھے ہم نے ذکر کیا ہے جس سے ثابت ہوجاتا ہے کہ وہ ہوائی جہازوں کے ذریعہ بھی سفر کرے گا چنانچہ مسلم بن نواس بن سمعان سے جو حدیث مروی ہے اسی میں یہ ہے کہ:

ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ زمین میں کتنا تیز چلے گا؟ فرمایا اس بادل کی طرح جس کو ہوا پیچھے سے دھکا دیتی ہو۔ (مسلم شریف)

طبرانی کی روایت میں ہے من حدیث جبیر بن نفیر عن النبی (ﷺ) وفیہ۔

کہا گیا یا رسول اللہ اس کی تیزی زمین پر کتنی ہوگی؟ فرمایا اس بادل کی طرح جسے ہوا پیچھے سے دھکا دیتی ہو۔ (طبرانی)

اور فضا میں ہوائی جہاز ایسے اڑتا ہے جس شخص نے ہوائی جہاز کے زمین پر اترتے وقت ان تیز چلنے والے بادلوں کو دیکھا ہو وہ جان لے گا کہ نبی (ﷺ) نے اس کے جو اوصاف بیان فرمائے وہ ذرا بھی مختلف نہیں گویا آپ (ﷺ) ان کا ایسا مشاہدہ فرما رہے تھے جیسے کہ اب ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ (جدید جٹ کا استعمال اسی طرح ہے جیسے ہوا کو دھکا دیتی ہو۔)

طبرانی کبیر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بے سینگ والی' سینگ والی کو نہ مارے' اور یہاں تک کہ نوجوان آدمی بوڑھے کو قاصد بنا کر آسمان کے دو کناروں کے درمیان بھیجے گا اور حتیٰ کہ تاجر آسمان کے کناروں کے درمیان پہنچے گا تو بھی منافع نہ پائے گا۔ (طبرانی)

اور اسی کی ایک روایت میں ہے کہ قیامت آنے سے پہلے حال یہ ہوگا کہ لوگ صرف جان پہچان والوں کو سلام کریں گے۔ مساجد کو راستہ بنالیں گے اور ان میں اللہ کے لئے سجدہ نہ کریں گے نوجوان' بوڑھے کو قاصد بنا کر دو افقوں کے درمیان بھیجے گا۔ تاجر بین الافقین جائے گا تو بھی منافع نہ پائے گا۔ افق پر آدمی سوائے ہوائی جہاز کے اور کسی ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا کتنے ہی نوجوان بادشاہ ایسے ہیں جو اپنے نائب یا بوڑھے وزیر کو سفیر بنا کر ہوائی جہاز میں روانہ کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ افق میں پہنچ جاتا ہے اور کتنے ہی ایسے تاجر ہیں جو اپنے ساتھ ہلکا پھلکا لیکن قیمتی سامان لے کر طیاروں میں سفر کرتے ہیں لیکن اگر یہی تاجر سامان تجارت لے کر نہ جائیں تو انہیں کچھ منافع نہ ہو جیسا کہ نبی اکرم (ﷺ) نے فرمایا۔

پھر دو ایک ماہ بعد یہی تاجر کچھ سامان تجارت کسی شہر میں لے جا کر فروخت کرے تو بھی واپس آئے گا تو یہی کہے گا کہ کچھ منافع نہیں ہوا۔

جنگی بمبار طیارے

جنگی طیارے قرآن کریم میں بھی مذکور ہیں اور احادیث میں بھی ان کا تذکرہ ہے۔

قرآن کریم کا ارشاد ہے۔

ترجمہ:۔قسم کی جو لگاتار چھوڑے جاتے ہیں پھر تباہ برباد کردینے والے' پھر نشر کرنے والے' پھر خوب جدا کردینے والے' پھر سنجیدہ بات کرنے کے لئے ملاقات کرنے والے' معذرت کرتے ہوئے یا انجام سے ڈرتے ہوئے بیشک جس بات کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ضروری ہونی ہے۔

یہ تمام اوصاف لڑاکا طیاروں کے ہیں کہ وہ بموں کے ذریعہ تباہی پھیلاتے ہیں عصف کے لغت میں دو معنی ہو سکتے ہیں۔ کہ یہ لوگ کھائی ہوئی کھیتی کے پتوں کی طرح ہو جاتے ہیں' کبھی وہ بم نشانہ سے تجاوز کر جاتے ہیں یہ بھی عصف کے معنی ہیں۔ میدان جنگ میں افواج کو شہروں میں رہنے والوں کو حفاظتی تدابیر اختیار کرنے اور اعلانِ جنگ کے لئے سرکاری فرمان نشر کیے جاتے ہیں لوگوں میں اور افواج میں گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے اس لئے ان بموں کو رعب اور گرجدار آواز اس کے انجام سے زیادہ سخت ہے۔ لوگ ان بیاروں کے نیچے بالکل ٹھہرتے ہی نہیں بلکہ اسے دور سے دیکھتے ہی لوگوں میں بھگڈر پڑ جاتی ہے۔ اور وہ چھپنے کے لئے پناہ گاہوں اور خندقوں کی طرف بھاگتے ہیں پھر بعد میں مراسلات کے ذریعہ ملاقات کرتے ہیں اور غیر جانبدار علاقوں اور غیر فوجی ٹھکانوں پر بمباری کی معذرت کرتے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے خوف کرتے ہیں' دھمکیاں دیتے ہیں' ڈراتے ہیں اور جنگ بندی چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں انداز کی بہت صورتیں ہیں جیسی کہ معروف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

بمباری

تم فرماؤ کہ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے گا تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے۔

(سورۃ انعام آیت 65)

یہ آیت اس پر وارد ہے کہ طیاروں سے بم گرائے جائیں گے۔ رسول اللہ (ﷺ) سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یہ "ہونے والا ہے اور اب تک اس کی تاویل نہیں آئی۔" **(رواہ احمد فی مسندہ من حدیث سعد بن ابی وقاص بسند حسد)** اس آیت سے قطعی طور پر یہ ثابت ہوا کہ اوپر آنے والے عذاب سے مراد بم ہی ہیں جو بمباری میں پھینکے جاتے ہیں کیونکہ ماضی میں اس امت میں ایسا کوئی واقعہ پیش نہ آیا سوائے اس کے کہ بمبارے طیارے ایجاد ہوئے اور پھر بموں کے ذریعہ یہ واقعہ ہو جب حضور (ﷺ) نے فرمایا

کہ آپ کے بعد یہ امر لامحالہ ہوگا چنانچہ یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی کہ آیت میں بمبار طیارے مراد ہیں اور جنگوں میں ایسا ہوا کہ اوپر سے بمباری کی گئی بلکہ لوگ تو اس سے بھی زیادہ ہلاکت خیز چیز یعنی ایٹم بم بنا چکے ہیں جو کہ ساری دنیا کے لئے ایک قسم کا عذاب اور مصیبت ہے۔ایٹم بم ہو سکتے ہیں۔جب تک انہیں ایٹمی توانائی اور ایٹم بموں پر قدرت نہ ہو جائے جیسا کہ سب جانتے ہیں۔

اسی سے یہ بات معلوم ہوئی کہ قیامت بہت قریب ہے۔اور قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام آج کل میں ہونے والا ہے۔اور اللہ تعالیٰ کے قول (اتا ھا امر نا لیلا و نھارا) کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس یہ بم ہوں گے وہ آپس میں ایک دوسرے پر مسلط ہونے کی کوشش کریں گے اور جنگ کریں گے اور یہی جنگ دنیا کی ویرانی کا سبب بنے گی اور اسی وجہ سے دنیا گویا کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو جائے گی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

خود ایٹم بم بنانے والوں کہ یہی کہنا ہے کہ ساری دنیا اس کی وجہ سے فنا ہو جائے گی اسی وجہ سے دنیا والوں پر ایک خوف طاری ہے لیکن اس قسم کی جنگ اس وقت ہوگی جب مہدی علیہ السلام تشریف لائیں گے عیسیٰ علیہ السلام قتل دجال کے لئے نزول فرمائیں گے سورج مغرب سے طلوع ہوگا دابہ ظاہر ہو جائے گا اور تمام علامات ظاہر ہو چکی ہوں گی جو یقیناً واقع ہونی ہے۔

ٹیلی فون ٹیلی گراف ریڈیو ٹیلی ویژن اور پریس

ان ہی میں سے ٹیلی فون (گرام جیل امریکی 1876) ٹیلگراف (ولیم کوک برطانوی باشندہ 1873ء) ریڈیو مارکونی 1901ء اٹلی ٹی وی اسکاٹ لینڈ بیئرڈ 1926ء پریس (ہلو امریکی گٹن برگ 1889ء) ہیں۔اللہ تعالیٰ کے قول ویقذفون بالغیب من مکان بعید۔میں اسی طرف اشارہ ہے بلکہ بالکل ظاہر ہے۔

ترجمہ:۔اور وہ دور جگہ سے غیب پھینک مارتے ہیں۔

اس کے علاوہ ان احادیث سے بھی ثابت ہیں جن میں زمانے کے باہم قریب ہو جانے اور زمین کے لپٹ جانے کا ذکر ہے جیسے کہ اجسام کے تیزی سے باہم ملنے کی وجہ سے زمین لپٹ گئی ہے اسی طرح آوازوں کے ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچنے اور ایک ہی ساعت میں ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک جانے سے گویا زمانہ لپٹ گیا ہے اسی

طرح ریڈیو اور ٹیلگراف بھی مذکورہ آیت اور پچھلی احادیث سے ثابت ہیں اور جو آگے آرہا ہے کہ چاند دیکھنے کی خبر آناً فاناً دور دور تک پہنچ جائے گی اس سے بھی ٹیلگراف کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔

(وحدیث رواہ النسائی من حدیث عمر و بن تغلب قال)

رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا۔

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال پھیل جائے گا اور کثرت ہوگی تجارت عام ہو جائے گی اور کوئی شخص بیع کرے گا تو کہے گا ٹھہرو پہلے میں فلاں جگہ کے تاجر سے مشورہ کرلوں۔ (نسائی)

اور یہ ہمارا اور آپ کا مشاہدہ ہے کہ بڑے بڑے تاجر جب کوئی بیع کرتے ہیں تو تار' ٹیلی فون کے ذریعہ اپنے دوسرے ساتھیوں سے جو کسی اور شہر میں ہوتے ہیں' مشورہ کرتے ہیں کہ کہیں بھاؤ کم یا زیادہ نہ ہو گیا ہو یا اس کے شریک نے اس مال کا سودا کسی اور سے نہ کرلیا ہو وغیرہ وغیرہ۔ اب اس تاجر سے دور بیٹھا ہے یا کسی علاقہ یا کسی اور شہر میں ہے اس سے بیع کرتے وقت مشورہ کرنا سوائے ٹیلی فون اور ٹیلی گرام کے کسی اور چیز سے ممکن نہیں ہے۔

ایک اور حدیث شریف میں ریڈیو اور پریس دونوں کی طرف اشارہ ہے۔ (رواہ الدارمی فی مسند ابو نعیم فی الحلیتہ من حدیث ابو ہریرۃ رفع الحدیث)

رب تعالیٰ نے اشارہ فرمایا کہ آخر زمانہ میں علم کو اس طرح پھیلاؤں گا کہ ہر مرد وعورت' آزاد غلام' بچے بڑے اس کو حاصل کرلیں گے۔